

توحید عبادی

<"xml encoding="UTF-8?">



توحید ایک
اہم ترین
مرتبہ جس
کے بارے میں
قرآن مجید
میں متعدد
آیات موجود
ہیں وہ
توحید عبادی
ہے۔ اس میں
تو کوئی شک
و شبہ کی

گنجائش نہیں کہ عبادت فقط خداوند متعال کی ہوسکتی ہے اس کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت جائز نہیں لیکن عبادت کسے کہتے ہیں؟ یا عبادت کن کن امور سے ہوتی ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ عبادت یعنی خضوع، تذلل اور تعظیم کا نام ہے۔

لیکن آپ جانتے ہیں کہ یہ تعریف درست نہیں ہے اس لیے کہ قرآن مجید نے بذات خود خدا کے علاوہ دوسروں کی تعظیم اور ان کے سامنے خضوع اور تذلل کا حکم دیا ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں ہے:

”ذٰلِكَ وَمَنْ يُعْظِمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوٰی الْقُلُوْبِ“ [1]

ترجمہ: بات یہ ہے کہ جو شعائر اللہ کا احترام کرتا ہے تو یہ دلوں کا تقویٰ ہے۔
یا والدین کے سامنے تذلل کا حکم ہے جیسے:

”وَاحْفَظْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا“ [2]

بنابریں مطلق خضوع اور تذلل کو عبادت قرار دینا صحیح نہیں ہے۔

یا بعض حضرات کہتے ہیں: ”عبادت، انتہائی درجے کا تذلل اور خضوع کا نام ہے“

البتہ یہ تعریف بھی درست نہیں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ سجدہ انتہائی درجے کا تذلل اور خضوع ہے لیکن پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”غیر اللہ کو بھی اللہ کے حکم سے سجدہ کیا گیا ہے“ مثلاً خدا نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ حضرت آدمؑ کو سجدہ کریں!

”وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ“ [3]

ترجمہ: اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔

یا فرزندان یعقوبؑ بلکہ خود یعقوبؑ اور انکی زوجہ کو حضرت یوسفؑ کے سامنے سجدہ کریں!

”وَحَرَّوْا لَهُ سُجَّدًا وَقَالَ يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا“ [4]

ترجمہ: اور وہ سب ان کے آگے سجدے میں گر پڑے اور یوسف نے کہا: اے ابا جان! یہی میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا تھا، بتحقیق میرے رب نے اسے سچ کر دکھایا۔
ذرا غور فرمائیں:

اگر عبادت انتہائی تذلل اور خضوع کا نام ہوتا تو ملائکہ اور حضرت یعقوبؑ اپنے فرزندان سمیت ”غیراللہ“ کے سامنے ایسا عمل ہی کیونکر انجام دیتے۔

اشکال:

مذکورہ موارد میں سجدہ عبادت نہیں کیونکہ یہ سجدہ خدا کے حکم سے تھا۔

جواب:

کبھی بھی حکم بدلنے سے موضوع تبدیل نہیں ہوتا ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ موضوع کا حکم تبدیل ہو جائے لیکن حکم مُغَيَّر و مُبَدَّل موضوع نہیں ہوتا۔ آسان الفاظ میں یوں کہا جائے کہ اگر سجدہ عبادت ہے تو پھر عبادت ہوگا چاہے حکم کچھ بھی ہو، اگر سجدہ عبادت نہیں ہے تو پھر عبادت نہیں ہوگا چاہے حکم کچھ بھی ہو۔ مثلاً اگر ایک عمل شرک ہو تو وہ شرک ہی ہوگا اب کسی کے کہنے سے وہ مشرکانہ عمل، توحیدی عمل نہیں بنے گا۔

اشکال:

ان موارد میں سجدہ نہ آدم کو تھا اور نہ ہی یوسف نبی کو بلکہ سجدہ تو اللہ کیلئے تھا، ہاں آدم اور یوسف، کعبۃ اللہ کی مانند تھے یعنی انکی جانب رخ کر کے سجدہ کیا گیا ناکہ انہیں سجدہ کیا گیا۔

جواب:

قرآن مجید کی آیات واضح طور پر بیان کر رہی ہیں کہ حضرات آدم اور یوسفؑ کو سجدہ کیا گیا، ”اسجدوا لآدم“ یا ”خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا“ کا معنی یہ ہے کہ حضرات آدم اور یوسفؑ کو سجدہ کیا گیا۔ اگر معنی یہ ہوتا کہ انکی جانب رخ کر کے سجدہ کرو جیسے کعبۃ اللہ کی جانب رخ کر کے سجدہ کرتے ہو تو آیات ”أَسْجُدُوا لِلَّهِ آدَمَ“ یا ”خَرُّوا إِلَيْهِ سُجَّدًا“ ہونی چاہیئے تھیں۔

پس مذکورہ مباحث سے ثابت ہوا سجدہ بما ہی سجدہ (بذات خود) عبادت نہیں ہے۔

عبادت کی صحیح تعریف: ”وہ خضوع اور تذلل جو الوہیت اور ربوبیت کا عقیدہ رکھتے ہوئے کیا جائے“

اس تعریف کی بناء پر عبادت کے دو رکن ہیں:

الف: خضوع و تذلل

ب: کسی چیز کو اللہ مانتے ہوئے، اسکی پرستش کی جائے یا اس کے سامنے جھکا جائے۔

قرآن مجید واضح طریقہ سے بیان کرتا ہے کہ مزرکین خدا کے علاوہ دوسری چیزوں کے بارے میں الوہیت یا ربوبیت کا عقیدہ رکھتے ہوئے ان کے سامنے جھکتے تھے۔

آیات ملاحظہ فرمائیں:

”وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا“ [5]

ترجمہ: اور انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا لیے ہیں تاکہ ان کے لیے باعث تقویت بنیں۔

”إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمَلِئِكَةِ إِذْ أُنْزِلَ عَلَيْنَا لَنَذِيرًا مُبِينًا لِقَوْمٍ كَانُوا يَكْفُرُونَ“ [6]

ترجمہ: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟

”الَّذِينَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ“ [7]

ترجمہ: جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنا لیتے ہیں عنقریب انہیں (اپنے انجام کا) علم ہو جائے گا۔
”أَمْ لَهُمْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ“ [8]

ترجمہ: یا ان کا اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ اللہ اس شرک سے پاک ہے جو یہ کرتے ہیں۔
”وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِمُؤَلِّئِيهِ الْوَعْدِ أَزَرَنِي فَأَتَّخِذُ أَصَدَاقًا مِّنَ الْإِنسَانِ“ [9]

ترجمہ: اور جب ابراہیم نے اپنے باپ (چچا) آزر سے کہا: کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو؟
مذکورہ آیات سے پتہ چلتا ہے کہ مشرکین کا شرک اس بات کا نتیجہ تھا کہ خدا کے علاوہ دوسری چیزوں کو بھی
الہ اور خدا مانتے تھے۔
خلاصہ کلام:

مذکورہ مطالب سے چند امور واضح ہوجاتے ہیں:

الف: کسی بھی چیز کی صرف تعظیم کرنا، اسکی عبادت شمار نہیں ہوگی۔

ب: حتیٰ کہ غیراللہ کو سجدہ تب تک شرک یا عبادت شمار نہیں ہوگا جب تک اسکی الوہیت یا ربوبیت کا عقیدہ
نہ رکھا جائے۔ البتہ اگر مشہور قول کی بناء پر غیراللہ کو سجدہ کرنا مطلقاً حرام ہے گرچہ الوہیت یا ربوبیت کے
عقیدہ سے نہ بھی ہو لیکن توجہ رہے حرام ایک چیز ہے اور شرک دوسری چیز ہے۔

ج: مشرکین دوسری چیزوں کے بارے میں الوہیت اور ربوبیت کا عقیدہ رکھتے تھے۔

د: شعائر اللہ کی تعظیم کرنا شرک فی العبادہ نہیں ہے بلکہ یہ تو بذات خود امر الہی کی بجاآوری ہے۔

ه: اولیاء الہی سے استمداد کرنا یا ان سے توسل کرنا یا انکے مزارات مقدسہ کی تعظیم کرنا انکی عبادت شمار
نہیں ہوگا کیونکہ ان سے استمداد کرنا یا ان سے توسل کرنا یا انکی قبور کی زیارت کرنا کبھی اس عقیدہ کی بناء پر
نہیں ہوتا کہ وہ نعوذ باللہ وہ الہ ہیں یا رب ہیں۔

ز: یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ غیر اللہ کو پکارنا اگر الوہیت اور ربوبیت کے عقیدہ سے نہ ہو تو شرک نہیں
ہوگا۔

ابنہ متعدد آیات میں جو آیا ہے کہ غیر اللہ کو نہ پکارو۔ ان تمام آیات کا مورد وہی مشرکین ہیں یعنی اس طرح نہ
پکارو جیسے مشرکین پکارتے تھے اور واضح ہے کہ مشرکین انکو رب یا الہ سمجھ کر پکارتے تھے۔
اس مسئلہ کی مکمل تفصیل انشاء اللہ شبہات کے جواب میں عرض کریں گے۔
معاونت فرہنگی مدرسہ علمیہ ثقلین قم۔

5-00982538801693

[1]۔ سورہ حج آیت 32

[2]۔ سورۃ بنی اسرائیل آیت 24

[3]۔ سورہ بقرہ آیت 34

[4]۔ سورہ یوسف آیت 100

[5]۔ سورہ مریم آیت 81

[6]۔ سورہ انعام آیت 96

[7]۔ سورہ حجر آیت

[8]۔ سورہ طور آیت 43

